نورافشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ۱۲ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴۶ - جلد ۸ | لودیانہ ۱۱ نومبر ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

کابل کی خبریں اب عجائبات میں داخل ہوگئی ہیں = **ایوبخان** طہران میں پہونچا اور فوجیں جمع کر رہا ہے = **یعقوب خان** نے بڑی کوشش کی کہ میں دربار لاہور میں شامل ہوں مگر بے فائدہ = **امرتسر** میں ۹ نومبر کی شام کو حضور ویسرائے کی آمد پر بڑی دھوم دھام سے روشنی کی گئی = **یورپ** میں ایک گروہ قایم ہوا ہے کہ تمام دنیا میں وعظ کہے ہندوستان میں اوایل ماہ حال میں داخل ہونگے - پھر بمبئی - کلکتہ - الہ آباد - کانپور - لکھنو - اور رنگون کو جائینگے = **لارڈ ریپن** صاحب کے خلف الرشید نے قبل انے ہندوستان کے مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب سے ساتھ ملاقات کی = **خبر** ہے کہ گورنمنٹ نے دو سال کے واسطے ریاست جیپور کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا ہے = **یکم** جنوری کو مہاراجہ میسور گدی نشین ہونگے = **جنرل** گف صاحب کو کمنٹجنٹ حیدرآباد کی کمان سپرد ہوئی ہے = **کیپ ٹون** سرکاری رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ یہاں کے معاملات کی حالت نزاکت پر پہنچ گئی ہے کیونکہ متعدد گروہوں نے بسوطوؤں سے شمول اختیار کیا ہے = **پشاور** میں وبائے ہیضہ کمی پر ہے = **شاہ ایران** نے بوجہ قلت خزانہ کے اسٹریا اور روسی جنرلوں کو جو انکی فوج کو قواعد سکھلانے پر مقرر تھے حکم دیا ہے کہ اپنے ملک کو جائیں = **گورنمنٹ** ٹرکی نے حسب الامر شاہان یورپ ڈلسگنو کا دینا منظور کیا ہے اور ایک حصہ عملداری یونان کو دینے پر راضی ہوئے = **حاکم** یونان معہ اپنی زوجہ کے برلن میں داخل ہوگئے = **اُمید** کیجاتی ہے کہ قندھار پر مستقل قبضہ رہے کیونکہ ریلوے کی تیاری کے لئے بہت روپیہ دیا گیا ہے = **گوالیار** میں ۲۵ اکتوبر کو بارش ہوئی جو زراعت کے لئے سفید خیال کیجاتی ہے = **سول** ملٹری گزٹ کی رائے ہے کہ اگرچہ ہم چاہیں کہ کابل میں کوئی اجنٹ انگلستان کی طرف سے رہے تو ممکن نہیں ہے کیونکہ افاغنہ کبھی اس امر کو منظور نہیں کرینگے = **شمالی** افغانستان سے کئی دن سے ڈاک بند ہے اور سخت کھلبلی پڑی ہوئی ہے = **سر فریڈرک** رابرٹس صاحب نے جو توپیں ایوب خان سے فتح کی تھیں شاہی توپخانہ کے ہمراہ ہندوستان کو آتی ہیں = **سلطان** روم کا ارادہ ہے کہ ایک خط اپنے ہاتھ سے لکھ کر جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت میں بھیجیں جو اس مضمون سے مشحون ہو کہ باب عالی نے کوئی تحریر مسلمانان ہند کے برانگیختہ کرنے کی شایع نہیں کی = **کابل** سے کوئی خبر نہیں آئی کہ عبدالرحمان خان زندہ ہے یا مر گیا = **افغانستان** کی ڈاک بند ہے = **افواہ** ہے کہ شہر کابل میں بڑا بھاری فساد ہوگیا = **ایران** کا ارادہ ہے کہ ایوب خان کی امداد کرے کہ ہرات لینا چاہے =

نور افشاں

— اخبار منشور محمدی نمبر ۳۲ میں بحوالہ سلطان الاخبار و باقتباس اخبار سینٹ جیمس گزٹ درج ہی کہ شہر نیویارک میں رسالہ فساد انگیز بہ زبان برہمنان ہند یا ہندو لوگوں کے واسطے ....۵ کاپی شایع ہوئی ہیں اور اس رسالہ کے ہندوستان میں مشتہر کرنے کیواسطے امریکن پادری لوگوں پر اعتماد کیا گیا ہی فقط + ہمکو معلوم نہیں ہی کہ ایسا رسالہ نیویارک میں چھپا ہو اور نہ پیشتر سُنا تھا کہ چھپا ہی۔ صرف اتنا ہم جانتے ہیں کہ اگر ایسا رسالہ چھپا بھی ہو تو ہرگز پادری صاحبان اُس کے ہندوستان میں مشتہر کرنے میں ممد و معاون نہ ہونگے۔ کیونکہ پادری صاحبان ایسے قسم کے کاموں میں ہرگز شامل نہیں ہوتے ہیں۔ اور نہ وے اہل ہنود کو فتنہ و فسادی خیال کرتے ہیں۔ ہم التماس کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ایسی ایسی افواہیں جنسے خود بخود فتنہ و فساد کھڑا ہو منشور محمدی کو پھیلانا مناسب نہ تھا +

— ایک صغیر سن لڑکے نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ابھی نہیں مگر جب میں جوان ہو جاؤنگا اُسوقت اپنی نجات کے لئے کچھ فکر کرونگا۔ جسوقت وہ جوان ہوا تو خیال کیا کہ ابھی نہیں کچھ دنیاوی سامان پیدا کر لوں اور خوب کاروبار کرکے روپیہ پیسہ حاصل کروں جسوقت میرے پاس بہت سا زر جمع ہو جائیگا تو میں بفکر ہو کر اپنی نجات حاصل کرنیکا بند و بست کرونگا۔ جسوقت اُسکے پاس اُسکی مرضی کے موافق سب کچھ ہو گیا تو پھر خیال آیا کہ ابھی نہیں جب میں بوڑھا ہو جاؤنگا تو نجات پانے کا بھی انتظام کرونگا ابھی تو جوان ہوں اور سب کچھ میرے پاس ہی بڑھاپے میں دیکھا جاویگا۔ اسیطرح وہ بوڑھا ہو گیا اور یہانتک کہ وہ بغیر نجات حاصل کرنے کے مر گیا +

بہت سے ہندوستانی جوان جو کہ دین عیسوی کو برحق جانتے ہیں مگر ابھی نہیں ابھی نہیں کہہ کہکر وقت کو ٹالتے ہیں وے اپنی جانوں کے دشمن اور ہلاک کرنے والے ہیں۔ ابی نہیں یہہ ایسا کلمہ ہی کہ اس کے سبب سے دوزخ خوب آباد ہو چکا اور ہو رہا ہی اب نجات کا دن ہی اور ابھی قبولیت کا وقت ہی +

— ۱۰ نومبر کو شام کے چار بجے حضور گورنر جنرل کشور ہند لاہور میں پہونچے ریلوے پلیٹ فارم لاہور رؤسا عظام و صاحبان یورپین و مہاراجگان نے شاہی استقبال کیا اور وہاں سے مہاراجگان و صاحبان یورپین نے ہاتھیوں پر سوار ہو کر حضور ممدوح کو اُنکے کیمپ میں پہونچایا۔ اور شام کیوقت جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کیہاں کھانا تناول فرمایا۔ اور آج ایک لیوی دربار کیمپ حضور ویسرائے میں منعقد ہوگا جس میں پنجاب کے مہاراجگان و راجگان و نوابان و رؤسا عظام و صاحبان یورپین موجود ہونگے۔ اور کل کو ویسرائے صاحب بہادر مہاراجگان پنجاب کی ملاقات کے واسطے اُنکے خیموں میں تشریف لیجاوینگے۔ اور شام کو شاید گھوڑدوڑ کا تماشا ملاحظہ فرماوینگے اور ۱۴ نومبر کو فوج کا مصنوعی جنگ ہوگا اُسکا ملاحظہ کرینگے۔ اور ۱۵ نومبر کو ایک دربار عظیم الشان ہوگا جس میں رؤسا وغیرہ صاحبان کو جن جن کے نام پہلے فہرست خلعت یابندگان میں درج ہو چکے ہیں خلعت و تمغہ جات تقسیم کئے جاوینگے۔ اور ۱۶ نومبر کو حضور ویسرائے صاحب بہادر بطرف ملتان تشریف فرما ہونگے +

— ہم بڑی خوشی سے اس خبر کو درج کرتے ہیں کہ ایک کمیٹی اسواسطے مقرر ہوئی ہی کہ جسکے ذریعہ سے جنگ افغان کے مجروح و مقتول سپاہیونکے اور اُنکے عیال و اطفال کی خبر گیری کیجاوے۔ چنانچہ اُس کمیٹی کو جناب مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ نے مبلغ ایک لاکھ روپیہ دیا ہی اور مہاراجہ صاحب بہادر نابھہ و جیند نے پچاس پچاس ہزار روپیہ مرحمت کئے ہیں۔ اور اسیطرح دیگر رؤسا بھی وہاں داخل کرتے جاتے ہیں +

— کیپ ٹون سے جو خبر ۵ نومبر کی آئی ہی اُس سے معلوم ہوا کہ کرنل کلارک صاحب بہادر نے اہل بسوطہ پر حملہ کیا اور مقام ملاتان پر دشمنوں کا قلعہ جبراً لیا گیا اور دوسری جگہہ سے خبر ہی کہ دشمنوں نے فوج کالونسٹ کو ہٹا کے لیٹھو ریدی کے موضع پر قبضہ کر لیا ہی + اگر سرکار انگریزی نے اُنکی مدد کے لئے فوج روانہ نہ کری تو وہاں پر جنگ زیادہ ہوگا +

— مسٹر اسٹیفنس سے خبر ہی کہ تومو اندرو پریذیڈنٹ وزراء یونان ایک بھاری قرضہ لینے کی تیاری کر رہا ہی اور فرماتے ہیں کہ یونان کو اپنی سرحد کی پختہ تجویز کے لئے دعویٰ کرنا چاہئے اور ہرگز اپنے دعویٰ کو چھوڑنا نہ چاہئے + پس معلوم ہوا کہ سوائے ظلم و بدعہدی وغیرہ کے یونان کی تلوار بھی میان سے نکلنے والی ہی +

— سلطنت روم سے خبر آئی ہی کہ درویش پاشا نے جو اہل البنیا کے ساتھ بند و بست کر رہے ہیں دعویٰ کیا کہ سلطان کی مرضی کو قبول کرنا چاہئے +

بقیہ مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

(کیونکہ وہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہمنے اُسے دیکھا اور ہم گواہی دیتے ہیں اور اُس ہمیشہ کی زندگی کی خبر تمکو دیتے ہیں جو باپ کے پاس تھی اور ہمپر ظاہر ہوئی) اور جو کچھ ہمنے دیکھا اور سنا اُسکی خبر تمہیں دیتے ہیں تاکہ تم بھی ہمارے ساتھ شراکت رکھو اور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اور اُسکے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہی +

اِس آیت سے بھی صاف معلوم دیتا ہی کہ وہ زندگی کا کلام جو شروع میں تھا جو خدا کے پاس تھا جو ہمیشہ تھا جو حقیقی اور اصلی زندگی تھا دنیا میں ظاہر ہوا ایسا کہ انسانوں نے اُسے آنکھ سے دیکھا اور اُسکی سنی اور اُسپر تاکے اور اپنے ہاتھونسے پکڑا یعنے ایک الٰہی ان دیکھے اور دوامی شخص نے ہماری ذات کو اختیار کیا حقیقی جسم اور عقلی روح اُسمیں تھی اس خط کا خاص مضمون یہی مسئلہ ہی اُسکے چوتھے باب کی ۲ و ۳ میں یوں لکھا ہی کہ ہر ایک روح جو اقرار کرتی ہی یسوع مسیح جو جسم میں ہو کر آیا وہ خدا کی طرف سے ہی اور ہر ایک روح جو اقرار نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا خدا کی طرف سے نہیں ہی مسیح کی مخالف ہی جسکی خبر تمنے سنی کہ آتی ہی اور وہ اب دنیا میں آچکی +

تیسری آیت جسمیں اِس مسئلہ کا صفائی سے مذکور ہی یہہ ہی +

اُسنے (خدا نے) آگے سے اپنے نبیونکے وسیلہ پاک نوشتوں میں کیا اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حقمیں جو جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہوا مگر قدوسی کی روح کی نسبت قدرت کے ساتھ اُسکے جی اُٹھنے ہی سے خدا کا بیٹا ثابت ہوا رومیونکا خط ۱ - ۲ سے ۴ +

اس آیت میں رسول کہتا ہی کہ مسیح جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہوا مگر قدوسی کی روح یعنے اُلوہیت کی نسبت جی اُٹھنے سے خدا کا بیٹا ثابت ہوا یعنے دو ذاتیں اور ایک شخصیت مسیح میں تھی رومیوں کے خط کی ۹ - ۵ میں لکھا ہی کہ جسم کی نسبت مسیح بھی اُنہیں میں سے (یعنے باپ دادوں میں سے) ہوا جو سبکا خدا ہمیشہ مبارک ہی یہاں بھی ایک شخصیت اور دو ذاتوں انسانیت اور اُلوہیت کا تذکرہ صاف پایا جاتا ہی +

چوتھی آیت جسمیں یہی مضمون نمونہ دکھاتا ہی طمطاؤس کے پہلے خط کی ۳ - ۱۶ میں ہی +

بالاتفاق دینداری کا بھید بڑا ہی یعنے خدا جسم میں ظاہر کیا گیا روح سے راست ٹھہرایا گیا فرشتونکو دکھائی دیا غیر قوموں میں اُسکی منادی ہوئی دنیا میں اُسپر ایمان لائے جلال میں اُٹھایا گیا +

اس آیت میں لفظ خدا اشتبہی پورانے معتبر نسخوں اور ترجموں میں پایا گیا مگر بعض میں اُسکی جگہہ بڑھا گیا ہم اسکو خدا پڑھیں یا بیٹا ہر دو صورت میں دو امر وانکشاف ہیں اول کئی ایک صفتیں ایک مسندالیہ کی طرف مسند ہوئیں دوسرا وہ مسندالیہ مسیح ہی مسیح یعنے اُسکی شخصیت کی نسبت یہہ بیان ہوا کہ وہ دینداری کا بڑا بھید ہی وہ جسم میں ظاہر ہوا روح سے راست ٹھہرایا گیا یعنے روح القدس کے وسیلہ سے یا الٰہی ذات کے ذریعہ سے ثابت ہوا کہ وہ حقیقت میں وہی ہی جو اُسنے دعوی کیا تھا یعنے خدا کا بیٹا یہہ مجسم خدا فرشتوں کو دکھائی دیا یعنے فرشتوں نے اُسکے مرتبہ کا اقرار کیا اور اُسکی فرماں برداری کی۔ اُسکی منادی غیر قوموں میں ہوئی اور وہ اُسپر ایمان لائے۔ اور آخر کو وہی مجسم خدا جلال میں آسمان پر اُٹھایا گیا اس آیت میں ہر ایک حصہ اس مسئلہ کا بخوبی ظاہر ہوا پانچویں سب سے پوری اور صریح آیت اِس مضمون کی اب میں بیان میں لاؤنگا وہ یہہ ہی +

کہ اُسنے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نجانا لیکن اُسنے آپکو ہیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کر آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرماں بردار رہا اسواسطے خدا ہی نے اُسی سبب سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہی بخشا تاکہ یسوع کا نام لیکر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکیں اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہی تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے فلپیونکا خط ۲ باب کی ۶ سے ۱۱ +

اِس آیت میں ایک ہی مسندالیہ کے حقمیں بیان ہوا (۱) کہ وہ خدا تھا یا خدا کی صورت میں تھا صورت کسی شئی کی وہ ہیئت ہی جسمیں وہ اپنے آپکو ظاہر کرے اور وہ ہمیشہ مطابق اُسکی ذات کے ہوا کرتی ہی کوئی خدا کی صورت میں نہیں ہو سکتا یعنے خدا کی ساری صفتیں اپنے میں ظاہر نہیں کر سکتا جبتک وہ خود خدا نہو (۲) اسواسطے ظاہر ہی کہ وہ شخص جسکی نسبت اِس آیت میں مذکور ہوا خدا کے برابر تھا (۳) وہ اور انسان کے موافق بنا اور خادم کی صورت میں آیا یعنے جب آدمیوں میں ظاہر ہوا تو خادم کا درجہ اختیار کیا (۴) اُسنے صلیبی موت اُٹھائی (۵) اب وہ ساری مخلوقات پر سرفراز کیا گیا اور سب پر اختیار اور حکومت رکھتا ہی۔ باقی آئندہ

مراسلات

بقیہ قران کی عدم ضرورت نمبر ۱

دوم از روئے بیان واقعات جو مخلوط بالاغلاط ہیں

دفعہ ۲ - مسیح کی الوہیت کا احوال } واضح ہو کہ وہ جعلی انجیل جسکا اوپر ذکر ہوا اور انجیل طفولیت مریم اور انجیل یعقوب وغیرہ میں اور بہت فضیحات مسیح کی بابت لکھے ہیں مگر مسیح کی الوہیت سے انکار نہیں ہے - اور اناجیل الہامیہ میں تو اس تعلیم کو بدرجہ اولی رکھا ہے - مگر قران میں اس مسئلہ سے انکار ہے پس وہ انکار کیونکر ہوا - یہہ الہامی اور جعلی دو انجیلیں تو حضرت محمد کا ساتھ نہیں دیتیں جیسا مقابلہ ذیل سے ظاہر ہے +

انجیل مقدس

نامہ عبرانیوں ۱: ۲ (خدا) ان آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا الخ - پھر مرقس ۱: ۱۰ - ۱۱ - اور جونہیں وہ پانی سے اوپر آیا اُسنے آسمان کو کُھلا اور روح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر اُترتے دیکھا اور آسمان سے ایک آواز آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا ہے جس سے میں راضی ہوں +

(یوحنا ۱: ۱۸) خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اُسنے اُسے بتلا دیا - یہہ تینوں نسبتی حوالے مسیح کے ابن اللہ ہونے کے شاہد ہیں - اور بھی دیکھو نامہ اول یوحنا ۴: ۱۵ - جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے خدا اُسمیں اور وہ خدا میں رہتا ہے +

پھر اسکی الوہیت کی نسبت دیکھو یوحنا ۱: ۱ ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا - نامہ فلپیوں ۲: ۶ - اُسنے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا (۱۱) اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے +

قران

سورہ مائدہ رکوع ۳ آیت ۱۹ البتہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی ہے مسیح مریم کا بیٹا الخ -

پھر اسی سورۃ کے رکوع ۱۰ آیت ۹، ۹، ۷۰ بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ وہی مسیح ہے مریم کا اور مسیح نے کہا ہے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا الخ -

(۷۹) اور کچھ نہیں مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اُس سے پہلے رسول اور اسکی ماں ولی تھی دونوں کھاتے تھے کھانا - سورہ نساء رکوع ۲۲ آیت ۱۶۹ اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں اور مت بولو اللہ کے حق میں مگر بات تحقیق مسیح جو ہے عیسی مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اسکا کلام جو ڈالدیا مریم کی طرف روح ہے اسکے یہاں کی +

واضح ہو کہ مسیح کو صرف خدا ماننا انجیل کے خلاف اور ایک بدعت ہے چنانچہ انجیل میں مسیح کی حقیقی انسانیت ایسی ہی صحیح ہے جیسی اسکی الوہیت - جسطرح الوہیت کے لئے الہی نام اور کام اور اوصاف منسوب ہوئے ہیں اسیطرح انسانیت کے لئے انسانی عوضات کا ذکر آیا ہے - الوہیت کی چند مثالیں بیان ہوئیں اب انسانیت کے بارے میں ہم صرف ایک ہی مثال دیتے ہیں - نامہ فلپیوں ۲: ۷، ۸ - اُسنے آپکو ہیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑ کے اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کے آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا تھی - پھر دیکھو کہ اسی صورت میں ہو کے وہ خدا باپ کا رسول ہے - جسنے مجھے بھیجا میرے ساتھ ہے (یوحنا ۸: ۲۹) +

اب قران میں یہہ ہاتھ کھیلا ہے کہ مسیح کی انسانی عوضات سے اسکی الوہیت پر حملہ کیا ہے - چنانچہ قران کے حوالوں مسطورہ بالا میں یہہ باتیں مشتمل ہیں - اول کہ یہہ عیسی مریم کا بیٹا تھا اِسلئے خدا نہیں - دوم رسول ہے اللہ کا اِسلئے وہ خود اللہ نہیں - سوم کھانا کھاتا تھا اِسلئے خدا نہیں کیونکہ خدا کھانا نہیں کھاتا - مگر ان ہی باتوں سے انجیل مسیح کو کامل اور حقیقی انسان ثابت کرتی ہے جیسا مذکور ہوا - پس جب محمد صاحب نے سُنا کہ عیسائی مسیح کو اللہ مانتے ہیں تو اس تعلیم کی ماہیت سے سہواً یا قصداً ناسمجھ رہکر الوہیت سے انکار کیا اور یوں حقیقت صادق کو بیان قاصر سے ایک اور ہی صورت دی - پھر یہہ ایک ظاہر بات ہے کہ مسیح میں انسانی لوازمات سنکر یا دیکھکر اسکی الوہیت کا یقین محال معلوم ہو - چنانچہ حضرت محمد کے سوائے اور بہتیروں نے اُنسے پہلے (جن میں آریَن مشہور ہیں) اور بعد میں بھی اِسی سبب انکار کیا اور اب تک ایسے لوگ (یُونی ٹیری اَن) موجود ہیں - عجب نہیں کہ اُن کے دل میں بھی اِسبات نے جگہہ پائی - باایں ہمہ یہہ بھی خیال رہے کہ ایسے انکاری حضرت محمد سے پہلے بھی ہو گزرے جن کے ذریعہ سے انکار الوہیت کا آوازہ بہتیروں کے کانوں تک پہونچا اور ارادہ نے بھی اُس آواز کی طرف توجہ کی - اُن میں سے سرنتھس اور کلوڈیوس اور ... شُس باغی زنان ... مشہور ہیں - اِن ملحدوں کے پاس اپنے مطلب کی جعلی انجیلیں ہوا کرتی تھیں - جیسے سرنتھس کی انجیل اور پطرس کا مکاشفات وغیرہ اور بھی

طرح ہم تم سب دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد نے بھی اپنے مطلب کی ایک قران کتاب نکال دکھائی مگر باوجود ہر قسم کے حملوں کے انجیل ہر مزاحمت پر غالب رہی ہے۔ ان باتوں سے ظاہر ہے کہ قران کی عدم ضرورت ایک بدیہی امر کے پایہ پر ہے +

باقی آئندہ

منقولات

ہندوستان پہلے کیوں نیک نام تھا

اُسکی یہہ وجہ ہے کہ ہم اکثر ہندوستان کی قدیم حالت کو از روے تواریخ وغیرہ کے جو دریافت کرکے اگلی کے رسم و رواج کو مشابہ کرتے ہیں تو بالکل لگا نہیں کھاتے بلکہ زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے کس واسطے ہندوستان کی کسی زمانہ میں وہ حالت تھی کہ اس میں ایسے ایسے علما و فضلا اور ذکی اور فہیم اور سلیم الطبع عقلمند لوگ رہتے تھے کہ تمام جہاں کی قابلیت اور فضیلت پر سبقت لے گئے تھے بلکہ علم و ہنر کا مبدا تھا اور اُن کو علاوہ علم و ہنر کے ترقی کے اور ہر ایک امر کی ایجاد میں بدرجہ غایت مصروفیت رہتی تھی کیا معنی وہ لوگ اپنی اولاد کو صغر سنی کی حالت سے علم و ہنر کی طرف لگاتے تھے اور لہو و لعب کیطرف سے اُنکی عنان اختیار کو موڑتے تھے ماسواے اُس کے اُن بچوں کو خود بھی اور دوسرے لوگوں اور اپنے ہمعصروں کے افعال و اقوال کے دیکھنے سے زیادہ تر ولولہ شوق بڑھتا تھا اور تخم جہالت کے مزرعۂ دل سے بالکل بنیاد اُکھاڑ کر شبانہ روزی عرق ریزی کرکے علم و ہنر کے حاصل کرنے میں کوشش بلیغ کرتے تھے تب عالم و فاضل کہلاتے تھے اور مدام اسی خیال میں رہتے تھے کہ کوئی فن و ہنر ایسا ایجاد ہو کہ جس سے دنیا میں نام و نشان باقی رہے اور بھائیوں کو فایدہ پہونچے مگر اب جو ہم دیکھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں تو ایسی نئی نئی رسمیں ایجاد ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی سوا اور بجز عیش و طرب اور سستی و کاہلی کے اور کچھ نظر نہیں آتا اور سواے بد افعالی اور بد اقوالی کے کوئی بات معقول نہیں نکلتی۔ سستی اور کاہلی نے علم و ہنر کے تخم کو مزرعۂ دل سے بالکل بے بنیاد کر دیا اور بجاے علم و ہنر کے جہالت نے ترقی پکڑی اب وہی ہندوستان ہے اور وہی باشندے ہیں مگر علم و ہنر کی طرف مطلق توجہ نہیں کس واسطے کہ عموماً اکثر آدمیوں کو دیکھا گیا کہ جب بچے کو کسیقدر ہوش ہو جاتا ہے اور وہ پڑھنے لکھنے کے لایق سمجھا جاتا ہے تو وہ اپنے بچوں کو کھیل کود کی طرف لگا دیتے ہیں اور اُسکے کھیل کود کو اُنکی خوش نصیبی جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی میں کسیقدر اپنے دل کے ہوس تو نکال لیوینگے پھر جیسی پڑیگی آپ دیکھ لیوینگے اس کوتاہ اندیشی سے اُس بچے کی عمر بے فایدہ کاموں میں مفت ضایع ہو جاتی ہے پھر وہ کسی کام کرنے کے لایق نہیں رہتا حتی کہ اُسکو اپنے پیٹ بھرنے کی بھی ترکیب نہیں آتی چنانچہ ایسے لوگونکی برکت سے اور رہے سہے ہندوستانیوں کے دلونپر کم حوصلگی اور پست ہمتی کی تاریکی چھاتی جاتی ہے یہی وجہ ہندوستانیوں کے افلاس کی ہے اور زیادہ تر مفلس گری کی جانڈ و بازنے کی بھی یہی دلیل ہے بلکہ خود بزرگ وغیرہ حقہ کشی اور مسکرات نوشی کی طرف رغبت دلاتے ہیں اور سکھاتے ہیں اگر کسی نے نصیحت بھی کی اور مانع ہوا تو کہتے ہیں میاں ہمارے بھی باواجان نے اتنی ہی سی عمر میں ہمیں سب نشے سکھائے تھے اگر یہہ کرینگے تو کیا ہے بلکہ اچھا ہے یہہ عادی رہیں اگر کوئی بھلا مانس آوے جاوے تو اُنکی خاطر داری تواضع سے تو پیش آوینگے وہ دشمن عقل یہہ نہیں جانتے کہ یہہ ہم اپنی اولاد کے ساتھ محبت نہیں کرتے بلکہ اسکے ساتھ بہت بڑی دشمنی کر رہے ہیں اس کی عمر کو گھٹا رہے ہیں بھلی چنگی جان کو فکروں میں ڈال رہے ہیں کیونکہ جب اُسکو ہوش آویگا اور سن تمیز کو پہونچیگا تو تمام عمر افسوس کریگا اور اپنے ہمعمر لوگوں کو بڑے بڑے مرتبوں پر دیکھ کر جلے گا کہ کاش مجھ کو بھی اگر کچھ علم و ہنر آتا تو یہہ مرتبہ پاتا ہاے کمبخت والدین نے کیوں نہیں علم پڑھایا۔ بھلا وہ کیونکر پڑھاتے لکھاتے تمہارے دشمن تھوڑا ہی تھے۔ جو ایسا کام سکھاتے +

الحاصل جب تک جیتے ہیں ایسے ہی صدمہ اُٹھاتے ہیں انجام کار مرجاتے ہیں اور عاقبت میں دوزخ کے کندے بنتے ہیں دنیا میں ہمیشہ نان شبینہ کو محتاج پھرتے ہیں بجز پچھتانے کے کچھ نہیں ہوتا۔ کیا اچھی بات ہو جو ہمارے بھائی پھر ہندوستان کا نام روشن کریں اور اپنے بھائیوں کی بہبودی اور فارغ البالی کی طرف توجہ کرکے علم و ہنر کے حاصل کرنے اور پڑھانے میں نہایت کوشش فرماویں تا کہ پھر ہندوستان نیک نام ہو جاے۔ آمین یا رب العالمین +

افغانستان کی حالت جوں کی توں

گو پہلے ہفتہ ہمنے اس خبر کو کہ امیر عبدالرحمان خان کابل میں

قتل کیا گیا بالکل بے بنیاد خیال کیا تھا اور اب بھی اُسکی پوری پوری تصدیق ہمکو نہیں ہوئی ہے لیکن بعد میں جو کچھ رائیں اور خبریں ہماری نظر سے گذری ہیں وہ پکار رہی ہیں کہ اگر عبدالرحمان قتل نہیں ہوا ہے تو کابل میں غدر تو ضرور ہی ہوا ہے۔ اسوقت ہمارا اس امر میں بحث کرنا کہ امیر عبدالرحمان اگر قتل ہو گیا ہے تو گورنمنٹ انگریزی کو کیا کرنا چاہئے مصلحتًا مناسب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اُسوقت تک یہہ خبر افواہی ذرائع سے معلوم ہوئی ہے گو لنڈن کے اخباروں میں بھی چھپ گئی ہے۔ ہاں اس امر میں بحث کرنا بیجا نہیں کہ غدر کیوں ہوا اور جو پالیسی کہ افغانستان میں گورنمنٹ انگریزی نے قایم کی تھی اُسمیں کامیابی ہوئی یا ناکامیابی۔ جن صاحبان نے اخبار انجمن پنجاب لاہور کے پچھلے کل پرچے ملاحظہ فرمایا ہوگا اُنکو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ ہمنے بہت بار اس امر کو لکھا ہے کہ امیر عبدالرحمان خان کو امیر کابل نہ بنایا جاوے اس سببسے کہ اُسکی نسبت افغانستان کی عام رائے نظر نہیں آتی بلکہ موسیٰ خان کو تخت نشین کیا جاوے جو بے قصور حقدار ہے اور عام رائے بھی اُسکی نسبت گونج رہی ہے اور اگر عبدالرحمان خان کو امیر کابل بنایا جاویگا تو افغانستان خونی لباس پہنیگا اور غدر اور ہلڑ سے کابل پر ہو جاویگا موسیٰ خان کے حامی اور ایوب خان وغیرہ اُسکو ہرگز چین سے نہ بیٹھنے دینگے" افسوس ہم ابتک اُسی رائے پر قایم ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ افغانستان عبدالرحمان کو روسیوں کا گاڑھا یار خیال کرتا ہے کبھی خیال نہیں آتا کہ وہ اُسکو چین سے بیٹھنے دیگا جس قدر جمعیت اور ٹھاٹ کہ عبدالرحمان کے ساتھ تھا اُسکی رو سے تو ہم نہیں خیال کر سکتے کہ امیر عبدالرحمان خان مجبور ہو کر قتل کیا گیا ہو۔ ہاں اگر خانگی سازش نے کوئی عمل کیا ہو تو کہا نہیں جاتا +

ابھی اس معاملہ میں زور کے ساتھ بحث کرنیکو دل نہیں چاہتا مگر اتنا کہے بغیر دل نہیں مانتا کہ امیر عبدالرحمان خان اگر قتل نہیں ہوا تو ملک کا جوش کہہ رہا ہے کہ آگے ہو جاویگا دلایل صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ افغانستان کی آنکھ میں عبدالرحمان کانٹے کیطرح کھٹک رہا ہے وہاں کے لوگ قیاس کرتے ہونگے کہ امیر عبدالرحمان جو سردار کابل قرار پایا ہے اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ روسی اور انگریز آپس میں مل گئے اور جب مل گئے تو ہم کیونکر اپنی حالت کو جیسی کہ ہم چاہتے ہیں قایم رکھ سکتے ہیں بجز اس کے کہ عبدالرحمان کو اُکھاڑ دیں +

اگر واقعی عبدالرحمان قتل کیا گیا ہے تو قدرت نے انگریزی گورنمنٹ کے واسطے وہ سامان اچانچک پیدا کیا ہے جسکا کسی نے خیال بھی نہیں کیا تھا اور اُسنے اُن اغلاط اور نافہمیوں کو یک لخت روک دیا ہے جو ہمارے واسطے فایدہ مند نہ تھیں اب ہمکو روسیوں کا کچھ بھی اندیشہ نہیں ہو سکیگا جنکی نسبت بار بار دلایل اندیشے پیدا کرتے تھے۔ کیا تعجب ہے کہ اسی ہفتہ میں ہم یا تو یہہ خبر سنیں کہ یہہ خبر غلط تھی یا بعض اخبارات اُسکے انتقال کا ماتم لکھیں اور بعض کہیں کہ جو کچھ ہوا بہتر ہوا +

اخبارات تار برقی

وائنا۔ ۲۹ اکتوبر۔ اسٹریا سرویا کے درمیان ایک مشکل بحث آن اٹھا چاہتا ہے کہ سرویا بہت کچھ رعایت اُس سے کرے +

کیمپ نینا۔ براہ ڈوکسائی۔ ۲۹ اکتوبر۔ وایسرائے مع سر ڈانلڈ اسٹوارٹ اور میجر نسبٹ مسٹر ڈیورنڈ اور دیگر افسران سٹاف شملہ سے ۲۸ تاریخ صبح کو روانہ ہوئے۔ کھیر اگڈہ میں حاضری کھائی پھر ڈوکسائی کیطرف تشریف لے گئے۔ یہاں ساتویں فل پلٹن کے افسروں نے دعوت طعام کی یہاں سے نینا کو روانہ ہوئے۔ راجہ سرمور نے اپنی عملداری کی سرحد پر وایسرائے کا استقبال کیا اب یہاں سے سارن کو روانہ ہوئے +

لنڈن۔ ۲۹ اکتوبر۔ بحر آئرلنڈ مشرقی کنارہ آئرلنڈ پر ایک شدید طوفان آیا جس سے بہت سا مال ضایع ہوا بہت سے مکانات ڈبلن میں شکستہ ہو گئے +

مسٹر کیرڈ ہندوستانی کمشنر قحط کی رپورٹ طبع ہوئی ہے اُسکے ساتھ ایک طویل مراسلہ گورنمنٹ ہند مورخہ جون طبع ہوا گورنمنٹ ہند مسٹر کیرڈ کی اکثر تجاویز کو منظور نہیں کرتی لیکن ہنگامی مداخلت اور ذمہ داری اور ہندوستانیوں کو زیادہ تر ملازم رکھنے کو منظور کرتی ہے گورنمنٹ تسلیم کرتی ہے کہ ہر دفعہ کے بندوبست ہونے میں بہت خرچ اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ کہ ضرورت کاشتکاری کی ترقی پر ہے۔ اور یہہ امر نہایت پسندیدہ ہے کہ محصولات چاول کے باہر لیجانیکے موقوف کئے جائیں۔ ۲۸ اگست کو جو مسٹر کیرڈ نے جواب دیا اُس میں وہ مشورہ دیتے ہیں کہ زیادہ تر لوگ تارک الوطن کئے جائیں اور آبادی نئی اور لگان اراضی و سرکاری کاشتکاری کی بابت بہت کچھ تحریر کیا ہے کیونکہ انگریزی حکومت کی کامیابی یا ناکامی زیادہ تر معاملات کی کامل قدردانی اور کافی انتظام پر منحصر ہے +

بمبئی۔ ۳۰ اکتوبر۔ جنرل رابرٹس آج جہاز پشاور پر بعزم انگلستان سوار ہوئے +

لنڈن۔ ۳۱ اکتوبر۔ مسٹر چارلس ڈکسن عدالت ہائی کورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہوئے +

کل رات مقام برمنگہم کے انسٹیٹوٹ میں دربارہ انتظام

ہندوستان لارڈ نارتھ بروک نے لکچر دیا نہایت گرمجوشی سے رئیسوں کی فرمانبرداری اور اطاعت اور روشندلی کی تعریف کی اور فوج کی بہادری کے ثناخوان ہوئے لارڈ موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ گورنمنٹ ہند جو برتاؤ ہندوستانی رئیسوں سے کرے وہ بموجب شرائط عہدنامہ کے ہونا چاہئے اور ہمکو روسا اور تعلیم یافتہ لوگوں سے ہمدردی کرنا لازم ہے اور حتی الامکان انتظام ہند میں انکو شریک کریں۔ ہندوستانی افسروں اور سپاہیوں کی پرورش کریں اور انکو انعام دیں اور تحمل کے ساتھ آدمیوں پر حکومت کرنا چاہئے ہم کسی امر میں جو ترمیم کریں احتیاط سے کریں علاوہ اسکے ہمکو ہندوستان پر ہندوستانیوں کے فایدہ کے لئے حکومت کرنا ضرور ہے اور سب سے بڑھکر امن وامان قایم رکھنے کا خیال رکھیں +

برلن۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ پروشی گورنمنٹ نے ہمبرج میں فوجی قانون اسوجہ سے نافذ کیا کہ فرقہ سوشل کے لوگ بہت ہیں +

قسطنطنیہ۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ درویش پاشا کو گورنمنٹ ٹرکی نے ہدایت کی ہے کہ البانیا کے تمام وہ لوگ جو باب عالی کے احکام سے مخالفت کریں گرفتار ہوں اور انکو جلاوطن کرو۔ گورنمنٹ ٹرکی سے ہنوز گفتگو شروع نہیں ہوئی +

کیپ ٹون۔ ۲۹۔ اکتوبر۔ کالونی کی فوج نے قلعہ لیسروتھوڈی کو فتح کرلیا۔ بسوٹولینڈ میں برابر جنگ ہو رہی ہے پورٹ ڈومی اور کنگسکی کے لوگوں نے غدر کیا اور دو مجسٹریٹوں کو مارڈالا +

قسطنطنیہ۔ ۳۱۔ اکتوبر۔ سرکاری طور پر خبر آئی کہ دوبیا سپاہ فارس کے ذریعہ سے آزاد کیا گیا ہے۔ یہہ خبر غلط ہے کہ کردوں کے لوگوں نے شہر پر قبضہ کرلیا۔ کرد ہٹتے چلے جاتے ہیں +

شملہ۔ یکم۔ نومبر۔ جو بنگال برگیڈیں آجکل خالی ہیں وہ مندرجہ ذیل افسروں کو دیجاویںگی۔ کرنیل ولنڈس صاحب جو بالفعل ولایت میں ہیں۔ کرنیل آربلیر صاحب جو سوم نمبر انفنٹری کے کمانڈر ہیں۔ اور کرنیل سی ایچ پیلیسر صاحب جو بنگال لنیسر نمبر ۱۱ کے کمانڈر ہیں +

ناہن۔ براہ انبالہ۔ ۲۔ نومبر۔ حضور ویسرائے بہادر معہ ہمراہیان شام کے پانچ بجے رونق افروز ہوئے اور حضور ممدوح آج باقاعدہ ملاقات فرماوینگے ویسرائے بہادر نے آج لوہا ڈالنے کے کارخانہ کا ملاحظہ فرمایا اور بعدازاں بسواری فیل شہر کا سیر فرمایا + قابل دید روشنی ہوئی۔ اور رات کو دیسی تماشا ہوگا +

لنڈن۔ یکم نومبر۔ سر رابرٹ لش صاحب لارڈ جسٹس آف اپیل مقرر ہوئے ہیں +

قسطنطنیہ۔ یکم نومبر۔ وہ جہاز جسمیں ترکی سپاہ اور درویش پاشا سوار ہوکر ڈولسگنو کی طرف جارہے تھے جزیرہ کارفو کی پرلیطرف بسبب طوفان کے ٹھہر گئے ہیں۔ رضا پاشا نے ہسکنی پر قبضہ کرلیا ہے +

کیپ ٹون۔ یکم نومبر۔ سرکاری اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملات کی حالت نازک ہے کیونکہ کئی اقوام مقبوضہ لوگوں سے ملگئے ہیں +

برلن۔ یکم نومبر۔ گورنمنٹ جرمن نے بطور مصلحت کی وزیر معاملات غیرملکی کے واسطے ایک جرمن وکیل کی سفارش کی ہے +

لنڈن۔ ۲ نومبر۔ دوسرا حصہ رپوٹ کمیشن قحط کا شایع ہوا اسمیں ذکر ہے کہ واسطے رفع قحط اور ملک کو قحط سے محفوظ رکھنے کے لئے فلاں تدابیر کی جائیں کمشنر ساعی ہیں کہ فوراً ایک افسر مقرر ہو اور نیا محکمہ قایم کرے اسکا خاص یہہ کام ہوگا کہ تفتیشات زراعت تیار کرتا رہے اور قحط کا انتظام کرے اور جو تجاویز رپورٹ میں ہیں انکو گورنمنٹ کے حضور پیش کرے تاکہ جلد تر انکا فیصلہ ہو +

ڈیرہ دون۔ ۲۔ نومبر۔ حضور ویسرائے صاحب بہادر نے آج دو چیتے شکار فرمائے +

بمبئی۔ ۲۔ نومبر۔ فوجی جہاز موسومہ جمناکل کراچی سے یہاں پہونچا اور اسمیں ۲۵۰ آدمی رجمنٹ ہائلنڈرز نمبر ۷۲ و پیادگان نمبر ۱۰ و دیگر رجمنٹوں کے ساتھے +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۲۔ نومبر۔ روس میں قحط کے آثار سختی سے پائے جارہے ہیں +

نیویارک۔ ۲۔ نومبر۔ جنرل گارفیلڈ صاحب ریاستہائے متحدہ واقوام امریکہ کے پریزیڈنٹ منتخب ہوئے +

لنڈن۔ ۳۔ نومبر۔ آئرلنڈ کے جلسہ اراضیات پر جرم سازش قایم ہوا کونٹی کارک درج گزٹ ہوئی اور مشتہر ہوئی کہ اسمیں فتور ہے +

قسطنطنیہ۔ ۴۔ نومبر۔ البانیا والوں نے رضا پاشا اور اسکی محافظ فوج کو دریائے لوجانہ سے عبور کرتے ہوئے روکا اور سپاہ اس حکم کی تعمیل پر کہ ہتھیار سے کارروائی نہ کیجائے واپس چلی گئی +

لنڈن۔ مسٹر پارنل صاحب نے ایک اسپیچ میں جو مقام ڈبلن میں فرمائی یہہ بھی بیان کیا کہ میں ان الزامات کی جلد تحقیقات کرنیکے لئے کوشش کرونگا +

کابل اور اسکے مضافات کی بابت ہماری فوج کے چلے آنے کے بعد جو خبریں آئی ہیں انسے پایا جاتا ہے کہ علاقہ مذکور میں امیر کی حکومت کو ابھی تک استحکام حاصل نہیں ہوا۔ اخبار بمبئی گزٹ لکھتا ہے کہ فرح اور

ترکستان کے باشندے بہت جلد کابل کا محاصرہ کرنے والے ہیں اور قریب ہی کہ وہاں بالکل بے امنی ہو جائے۔ اخبار دہلی گزٹ لکھتا ہی کہ ابو بخارا ملکت روس کو جانیوالے ہیں اور ساکنان قندھار کی خواہش ہی کہ ایوب خان کی حکومت میں رہیں۔ سرکاری طور پر مندرجہ بالا خبروں کی ابھی تک کوئی تصدیق نہیں ہوئی لیکن یہہ بھی یکایک خیال میں نہیں آسکتا کہ مندرجہ بالا تمام خبریں بے بنیاد ہوں +

برلن۔ گورنمنٹ جرمنی نے سفارش کی ہی کہ جرمنی کا ایک وکیل وزیر دول خارجیہ ٹرکی کا ممبر بنایا جاوے +

لودیانہ

۷ر نومبر کو شام کے ۴ بجے کوتوالی میں مسمی تیلو بقال نے اطلاع دی کہ میرا لڑکا جسکی عمر ۵ برس کی ہی پچاس ساٹھ روپیہ کا زیور پہن رہا تھا یکایک غایب ہو گیا چنانچہ اس خبر کے پہنچتے ہی لالہ رام دتال صاحب کوتوال لودیانہ نے شہر میں منادی کرادی کہ جسکے یہاں مسمی گوجرمل طفلک عمر دو سالہ چھپایا ہوا ہو وہ کوتوالی میں پہونچا دے۔ اور شام کے وقت کوتوال صاحب نے محلہ مصران کی ناکہ بندی کرادی اور دریا وغیرہ پر پہرے قایم ہو گئے اور تمام رات پولیس نے لڑکے کی تلاش کی مگر دستیاب نہ ہوا۔ صبح کے ۸ بجے محلہ ڈھنڈوں میں لڑکے مذکور کی لاش ایک پاخانہ سے برامد ہوئی مردہ کا منہہ تمام مضروبہ تھا اور سخت چوٹیں لگی ہوئی تھیں اور سر کے بالوں پر بھوسہ پڑا ہوا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہہ لاش بھوسہ کے کوٹھے میں ڈالی گئی ہی۔ اُسیوقت جناب مسٹر وار برٹن صاحب ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ پولیس موقعہ پر تشریف لائے۔ اور مکانات کی تلاشی ہوئی۔ عند التلاشی مسمات پرتابو برہمنی کے گھر سے زیور طفلک کا برآمد ہوا اور اُسکے مکان میں خون کے قطرے پڑے ہوئے تھے۔ جسوقت مسمات مذکور کو بلا کر دریافت کیا تو اُسکی کرتی پر بھی خون لگا ہوا تھا۔ جب بھوسہ باہر نکلوایا گیا تو لڑکے کا ٹوپا اور ایک رضائی خون آلودہ مکان سے برامد ہوئی۔ تمام قراین سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خون بابت زیور کے ہوا ہی۔ اس میں لالہ رام دتال صاحب کوتوال لودیانہ کی کارگذاری قابل تعریف ہی۔ کیونکہ کوتوال صاحب نے کوچہ بندی کا انتظام نہایت ہی عمدہ کیا تھا اگر ایسا عمل درامد نہ ہوتا تو ہرگز یہہ خون برامد نہ ہوتا +

ہم بہت مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ زیور کا پہنانا لڑکوں کے لئے نہایت ہی خراب ہی یہانتک کہ گویا اُن کے گلے میں خود ہی سانپ لٹکاتے ہیں مگر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ کیا اچھا ہو کہ اگر سرکار کی طرف سے کوئی ایسا قانون جاری کیا جاوے کہ کوئی شخص بچوں کو زیور نہ پہناوے +

۹ر نومبر کو ۴ بجے پر جب ۱۲ منٹ شام کے گذر چکے تھے حضور گورنر جنرل کشور ہند یہاں سے گذرے اور پیشوائی کے لئے تمام عملہ و ممبران میونسپل کمیٹی وغیرہ ریلوے اسٹیشن پر حاضر ہوئے تھے۔ پولیس کے آدمی ایک عمدہ طور سے دو رویہ صف بستہ استادہ تھے اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ پولیس بھی تشریف رکھتے تھے۔ ریل جس میں حضور ممدوح سوار تھے ایک منٹ بھی یہاں نہیں ٹھہرے +

مگر حضور گورنر جنرل کشور ہند نے مقام پھلور میں کھانا تناول فرمایا اور ۶ بجے شام کے امرتسر میں قدم رنجہ فرمایا +